© rasailojaraid.com

باتیں اور بھی بہت ہیں، مگر میں ان چار اصولی چیزوں کو سامنے رکھ کر پوچھتا ہوں کہ اگر ان کے متعلق ہم اپنا احتساب کریں تو کیا ہمارے ضمیر تسلی سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے ۳۷ سال میں آزادی کا سفر بہت کامیابی اور تیز رفتاری سے طے کر لیا ہے۔

اُوپر کی گذارشات پر جب آپ سکون سے غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ آزادی کی فضا میں پہنچ کر بھی ابھی تک ہم ذہنی اور تہذیبی اور اخلاقی غلامی کی زنجیروں سے آزاد نہیں ہو سکے۔

ع فلک پہ اُڑ کے بھی شاہیں اسیرِ دام رہے

اگر یہ احساس آپ کے اندر جاگ اُٹھے تو اللہ کا نام لے کر اب آزادی کی اُس راہ پر آگے بڑھیے، جس پر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو آپ نے پہلا قدم رکھا تھا۔

اعتذار

مجھے افسوس ہے کہ جون کے شمارے میں قصاص و دیت کی بحث کے سلسلے میں بعض حضرات کے حق میں ہمارا اندازِ بیان غیر محتاط ہو گیا۔ جن دوستوں کو کسی ریمارک سے تکلیف پہنچی ہو، اُن سے ہم معذرت چاہتے ہیں۔

(ادارہ)

توجہ طلب

ایک بزرگ اور مخلص عالمِ دین نے تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہا ہے کہ کتاب و سنت اور اجماع سے طے شدہ مسائل کی مخالفت کسی شخص کو نہیں کرنی چاہیے اور خدا سے ڈرنا چاہیے، کیونکہ عنداللہ یہ شریعت کے خلاف گستاخی ہے۔

(ادارہ)

© rasailojaraid.com